شاباش دھولیہ شہر کے محافظوں! اسے کہتے ہیں بم بلاسٹ پر مات

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

9372822580

بم بلاسٹ یعنی بے گناہ اور معصوم افراد کا قتلِ عام ۔اس دہشت گردی کو انجام دینے والے ہندو ہو یا مسلم یقیناً پہلے تو وہ انسان کے زمرے میں ہی نہیں آتے ۔ دوسرے یہ کہ ایک مسلم جو قرآن کے احکامات کو سمجھتا ہے اور اس کی ہر بات پر عمل کرنا اپنا فرض اوّلین گردانتا ہے، وہ دہشت گرد ہو ہی نہیں سکتا ہے ۔ کیونکہ دہشت گردی کا انجام ہوتا ہے بے قصور اور معصوم لوگوں کی جانیں لینا، جبکہ سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۱ کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچالیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچالیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی معصوم اور بے گناہ کو قتل کرنے کی اجازت اسلام میں ہرگز نہیں ہے ۔لہٰذا سنسد بھون سے لے کر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تک، احمد آباد کے مندر سے لے کر اجمیر کی درگاہ تک، مالیگاؤں مسجد یا قبرستان کے قریب سے لیکر، سانجھر کانٹھا کے بم بلاسٹ تک، ٹرین بم بلاسٹ سے لے کر، بس بم بلاسٹ تک، وغیرہ وغیرہ سانحہ جب بھی واقع ہو، سب سے پہلے مسلم تنظیموں اور بالخصوص تمام مسلک کے مسلم علماء کو اس سانحہ کے خلاف احتجاج بلند کرنا چاہیے اور متذکرہ سورہ مائدہ کی آیت کے طرز پر قرآن وحدیث میں بے گناہوں کے قتل وغیرہ کے خلاف جہاں کہیں بھی ذکر اور ہدایت ہے ان کے حوالہ جات کو مدلّل طریقے سے بیان کر کے اس قسم کی شیطانی حرکت کی مذمّت کرنا چاہیے اور ساتھ ہی حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ اصل مجرمین کو تلاش کر کے انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے ۔جیسا کہ گذشتہ سال ایک ٹی ۔وی چینل پر مہاراشٹر کے ایک شہر کے علماء کو کسی ایسے بم بلاسٹ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے دکھلایا گیا تھا جس میں ہندو بھائیوں کی جانیں گئی تھی ۔ ویسے ہی حال ہی میں ناگپور کی ایک مسلم تنظیم نے بم بلاسٹ کرنے والوں کے خلاف ایک دھرنے آندولن کا انعقاد کیا تھا، جس میں مہاراشٹر کے کیبینیٹ منسٹر جناب حاجی انیس صاحب نے بھی شرکت کی تھی ۔اسی طرح حال ہی میں مہاراشٹر کے ریاستی وزیر جناب بابا صدیقی صاحب نے دہلی سیریل بم دھماکوں کو بعض بہکائے ہوئے گمراہ حیوانوں کا بزدلانا کارنامہ کہتے ہوئے اس سانحہ کی اُردو ٹائمز کے ذریعے سخت مذمت کی ہے ۔متذکرہ طرز طریقے پر ہر بم بلاسٹ یا تشدّد کے سانحہ کے خلاف احتجاج کیا جانا وقت کا تقاضہ ہے ۔تا کہ اگر کہیں کوئی راہ بھٹکا ہوا مسلمان بھی اس تشدّد سے جُڑا ہو تو وہ بھی جان لے کہ اسلام ایسے کاموں کی اجازت نہیں دیتا ہے اور اس کے مسلم بھائیوں کے ساتھ ساتھ علماءِ دین بھی ایسے کاموں کی مذمّت کر رہے ہیں ۔اور ساتھ ہی غیر مسلم بھائیوں کو بھی یقین آجائے کہ مذہبِ اسلام معصوم اور بے گناہ کے قتل کو جائز قرار نہیں دیتا ہے ۔ویسے مسلمان کے لئے مذہبی تقاضہ ہیکہ وہ ہر نا انصافی، ظلم زیادتی، اور خون خرابے کو نہ صرف بُرا کہہ بلکہ اُسے روکنے کیلئے کوشاں رہے ۔

بم دھماکوں کا جو سلسلہ اس ملک میں شروع ہوا ہے وہ اس وقت تک ختم نہیں ہونے والا جب تک ملک کے شہری اسے روکنا نہیں چاہے گے ۔ یہ خیالِ خام ہیکہ اس ملک کے اس المیہ سے نپٹنے کی ذمہ داری صرف حکومت اور پولس کی ہی ہے ۔اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اپنی فرسودہ ذہنیت میں تبدیلی لانا چاہئیے اور اپنی حفاظت ہم خود بھی کر سکتے ہیں اس تعلق سے ہمارے بھائیوں میں بیداری لانا ہوگا ۔ پولس جو کام کرتی ہے وہ صرف اس کی ڈیوٹی ہوتی ہے ۔اس ڈیوٹی میں Devotion، آستھا یا انسیت ہونا شرط نہیں ۔لیکن جب ہم اپنے اور ہمارے بھائیوں کی حفاظت کرنے کو ہماری اپنی ڈیوٹی سمجھے گے تو یقیناً وہ ڈیوٹی Duty With Devotion ہوگی، جس کا خاطر خواہ رزلٹ انشاء اللہ ملنا ہی ہے ۔

۲۹ ر ستمبر ۲۰۰۸ء کے مالیگاؤں بم بلاسٹ کے واقع میں ایک حقیقت کا تجربہ ہوا ہے ۔ایک صاحب نے ایک لاوارث اور مشکوک موٹر سائیکل کے تعلق سے پولس کو اطلاع دی تھی ۔لیکن پولس نے کوئی قدم نہیں اُٹھایا اور انجام یہ ہوا کہ پولس کا کہیں کچھ نہیں گیا چند معصوم جانیں چلی گئیں، کتنے زخمی ہو گئے، مالی نقصان ہوا وہ الگ، اور تو اور ایک نفرت کا ماحول بن گیا ۔ساتھ ہی مالیگاؤں کیا، مہاراشٹر کے امن کو بڑے پیانے پر دھکا لگا ۔ایسے موقع پر ہمارا فرض ہے کہ پہلے ۱۰۰ نمبر پر پولس کو اطلاع دیں ۔ جیسے کہ یہ نمبر ضلع پولس محکمہ کا ہوتا ہے ۔اس نمبر پر خبر دینا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ ایک ریکارڈ بن جاتا ہے ۔بعد میں کوئی شخص ذاتی طور سے پولس اسٹیشن جا کر پولس کو مطلع کر دیں ۔ پولس وقت پر پہنچے یا نہ پہنچے ہمیں ایسے مقامات پر کچھ افراد کی مدد سے متوقع حادثہ کی روک تھام کے لئے خود کوئی تدبیر کرنا چاہیے ۔

مجھے اچھی طرح یاد ہیکہ بچپن میں دھولیہ شہر کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے وقت مسجد کے صحن اور پیچھے باغیچہ میں محلّہ کے بہت سارے بچے نماز کے لئے آتے تھے ۔جیسے ہی نماز کھڑی ہوتی تھی بچوں کا شور وغل شروع ہوتے ہی ایک صاحب بچوں پر کنٹرول کرتے تھے ۔لیکن ایک بات ضرور تھی کہ نماز ختم ہوتے ہی وہ صاحب مسجد سے غائب ہو جاتے تھے ۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ صاحب قبرستان کی مسجد میں جہاں نماز کا وقت شہر کی تمام مساجد سے الگ ہوا کرتا تھا وہاں جا کر نمازِ جمعہ ادا کر لیا کرتے تھے ۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ ہر مسئلہ کا حل تدبیر میں ہے ۔ جب معاملہ شریر بچّوں پر کنٹرول کا تھا لیکن کیا اب بم دھماکے کے خدشات سے نپٹنے کے لئے جمعہ، مخصوص عبادتوں کی راتیں، اور عیدین کی نمازوں کے اوقات میں متذکرہ طریقہ کار کو اپنایا نہیں جایا جا سکتا ہے؟

بڑے سے بڑے حادثہ کو ہم ٹال سکتے ہیں جو یقیناً ممکنات میں سے ہے۔ گذشتہ شب، شہر دھولیہ میں اس کی ایک جیتی جاگتی اور عظیم الشان مثال دیکھنے ملی۔ شہر دھولیہ میں مولوی گنج ایک ایسا علاقہ ہے جہاں چاندرات تو کیا ہر رات نمازِ تراویح کے بعد اتنی بھیڑ ہوتی ہے کہ پاؤں دھرنے کی جگہ بھی نہیں رہتی ہے۔ بھیڑ میں آنے والے ہر فرد کے دِل میں لاشعوری طور سے بم بلاسٹ کا خوف ضرور ہوتا ہے۔ لیکن نہ جانے بات کیا ہے کہ بم بلاسٹ کے خوف کے باوجود بھی بھیڑ میں رتّی برابر بھی کمی نہیں آ پا رہی ہے۔ کسی انہونی واقع کو ٹالنے کی غرض سے شہر کے چند نوجوانوں نے کسی نہایت ہی سنجیدہ اور فہم وفراست رکھنے والے شخص کی قیادت میں ایک قابل تحسین کارنامہ انجام دیا۔ نوجوانون کے شرٹ پر ایک بِلّہ لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا 'محافظ'۔ ان محافظوں نے نہایت ہی نظم وضبط کے ساتھ، مولوی گنج کی طرف آنے والی تمام سڑکوں کے نکڑ پر ایک حلقہ باندھ رکھا تھا۔ جہاں سے وہ آنے والی ہر سائیکل، موٹر سائیکل اور کاروں کو پارک کروا رہے تھے۔ کچھ نوجوان تھے جو صرف اور صرف ان گاڑیوں کو کون لگا رہا ہے، کیسے لگا رہا ہے، کہاں لگا رہا ہے اس پر نظر رکھ رہے تھے۔ بھیڑ میں کہیں بھی کسی کو ہاتھ گاڑی لگانے کی اجازت نہیں تھی۔ تعجب اس بات پر ہے کہ جہاں ہزاروں لوگوں کا مجمع تھا وہاں ایک بھی وردی والا پولس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن بھیڑ میں چلنے والے ہر شخص کے چہرے پر ایک نہ معلوم خوشی تھی۔ شاید اس لئے کہ اب وہ بھیڑ میں بغیر کسی ذہنی تناؤ کے اپنے اپنی مصروفیات میں تھے۔ انکے دل ودماغ سے بم بلاسٹ کا خطرہ غائب ہو چکا تھا۔ شاباش محافظوں، شاباش وہ ذہن جس کی فکروں کا یہ محافظ نتیجہ تھے! کاش کہ اس قسم کے طریقۂ کار کو پورے ملک میں آزمایا جائے تو یقیناً بڑی حد تک ہم خطروں کو ٹال سکتے ہیں۔

چلئے اب بات کرتے ہیں بم بلاسٹ کے تعلق سے گرفتار شدگان مسلم نوجوانوں کی۔ پولس کا یہ رویّہ انکی اپنی ڈیوٹی کے تقاضوں میں سے کسی ایک تقاضے کو پورا کرنا ہے یا پھر ان پر زعفرانی ذہنیت حاوی ہونے کا خدشہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرِ حال کہیں نہ کہیں پولس دھوکا کھا رہی ہے۔ ویسے چوری کے معاملہ سے لے کر دہشت گردی کے معاملہ تک کوئی واردات یا حادثہ رونما ہوتا ہے تو عوام کیا، میڈیا کیا اور حکومت کیا، ہر کوئی پولس سے مجرم کی گرفتاری کے تعلق سے تحقیقات کرتا ہے۔ جب تک پولس کے ذریعے یہ اطلاع نہیں ملتی ہیکہ ایک دو مشکوک یا مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ تاچھ جاری ہے وغیرہ وغیرہ، تب تک عوام، میڈیا، یا حکومت اطمینان سے نہیں بیٹھتی ہے۔ ویسے پولس کا ایک مزاج یہ بھی ہیکہ انگوٹھی اگر اندھیرے کمرے میں کھوئی تو بجائے اندھیرے پر مات کرنے کے وہ کمرے کے باہر جا کر صحن میں انگوٹھی کی تلاش کرتے ہیں اور جیسے ہی انگوٹھی نما کوئی گول چیز ہاتھ لگتی ہے تو وہ اعلان کر دیتے ہیکہ انہیں بڑی حد تک کامیابی ملی ہے اور تھوڑی تحقیق باقی ہے۔ مزید تحقیق کے لئے ضروری ہیکہ معاملہ صیغۂ راز میں رکھا جائے۔ یہاں پولس کا مقصد یہ ہوتا ہیکہ جہاں انگوٹھی کھوئی ہے اس کمرہ کا اندھیرا جب ختم ہوگا تب تو انگوٹھی تو ملنے والے ہی ہے کیوں نہ تب تک معاملہ کو بہلا یا جائے۔ یہی معاملہ عام طور سے مسلم نوجوانوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ لیکن انشاءاللہ عنقریب ایک نہ ایک دن آئیگا جب ملک کی فاضل سپریم کورٹ پولس کو بے قصور نوجوانون کو حراست میں لئے جانے پر اپنے غم وغصّہ کا اظہار کرتے ہوئے پولس کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کر کے پولس پر ہی ڈپارٹمینٹل تحقیقات کا حکم دی گی۔ القصہ مختصر یہ کہ آج تو ہم کتنا بھی چلا پکار کرے، سب فضول ہے۔ پولس کے، اپنا رویّہ بدلنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے ہیں۔ اِنکا ذہن بن چکا ہیکہ ہر داڑھی، ٹوپی والا، اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلم نوجوان دہشت گرد ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر پولس اپنے ضمیر جھنجھوڑے تو وہ خود اپنے کئے پر پشیمان ہوگی۔ سوئے ہوئے شخص کو جگانا آسان ہے لیکن سونا کے ڈھونگ لئے ہوئے شخص کو جگانا تو ممکنات میں بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اب ایک ہی راستہ ہے Speedy Trial کے لئے آئین ہند کی دفعہ ۲۱ کے تحت بنیادی حق کے تعلق سے Under Trial ملزمین فاضل سپریم کورٹ میں آئین ہند کے آرٹیکل ۳۲ کے تحت رٹ پٹیشن داخل کریں۔